بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن احباب اہل سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ



سبیلِ ہدایت

کی چوتھی پیشکش

گانے بجانے کی نحوستیں

بیرونی حضرات تیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہلِ سنّت

سہنسہ آزاد کشمیر

ھدیہ: دعائے خیر بحق ممبران انجمن ھذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب الارض والسماء والصلوٰۃ والسلام علیٰ من کان نبیا وآدم بین الجسد والماء وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ النجباء۔ اما بعد

آج کل مسلمان بے ہودہ گانا بجانا سننے کے بہت دلدادہ ہو چکے ہیں۔ اوقات فراغت میں حیاسوز عشقیہ گانے بڑے ذوق وشوق سے سنتے ہیں۔ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور ٹیپ ریکارڈ کے استعمال کا عام رواج ہے۔ خصوصاً شادی کے موقع پر ڈھول باجے وغیرہ آلات لہو ولعب بڑے زور شور سے بجائے جاتے ہیں اور محلہ کی عورتیں بن ٹھن کر جمع ہوتی ہیں اور باہم مل کر بلند آواز سے عشقیہ گیت گاتی ہیں۔ جس شادی میں ایسا نہ کیا جائے اُسے غمی اور جنازہ سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بدیں وجہ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس مسئلہ کی تحقیق پوری وضاحت سے لکھی جائے اگرچہ ہمارا رسالہ قہر الٰہی بر اصحاب ملاہی اس مسئلہ کی وضاحت میں شائع ہو چکا ہے لیکن وہ اب نایاب ہے۔ اس لئے ہم یہ نیا رسالہ غیظ القہار لاہل الغناء والمزمار المعروف گانے بجانے کی نحوستیں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پہلی آیت کریمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پ ۲۱-۱) اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔ تاکہ وہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سوچے سمجھے ہوئے اور اسے ہنسی بنالیں۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

شان نزول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت نضر بن حرث کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ جس نے ایک گانے والی لونڈی خریدی تھی۔ اور اس کا معمول تھا کہ جب بھی وہ کسی کے متعلق سنتا کہ وہ اسلام لانے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اسے اپنے گھر لے آتا تھا اور اپنی اس لونڈی سے کہتا تھا اسے کھلا پلا اور گانا بجانا سنا۔ جب وہ ایسا کرتی تو وہ اس سے کہتا کہ یہ چیزیں اس نماز روزہ اور جہاد سے بہتر ہیں جن کی طرف محمد بلاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ (اسباب نزول) اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت نضر بن حرث بن کلدہ کے متعلق نازل ہوئی۔ جو تجارتی سفر میں باہر جاتا تو وہاں سے عجمیوں کے ناول اور قصے کہانیوں کی کتابیں خریدتا اور مکہ میں آکر لوگوں سے کہتا تھا محمد تمہیں عاد و ثمود کی کہانیاں سناتے ہیں میں رستم، اسفندیار اور شاہان عجم کی کہانیاں سناتا ہوں۔ (نور العرفان)

کھیل کی بات کی تفسیر اس آیت کریمہ میں لھوالحدیث فرمایا گیا۔ اس کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرح فرماتے ہیں۔ "اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔" اور یہی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر، حضرت عکرمہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت مجاہد، حضرت مکحول، حضرت عمرو بن شعیب اور حضرت علی بن بذیمہ وغیرہم۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے (ابن کثیر)

مسئلہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ باجے، تاش، شراب بلکہ تمام کھیل کود کے آلات بیچنا بھی منع ہیں اور خریدنا بھی ناجائز کیونکہ یہ آیت ان کے خریداروں کی برائی میں نازل ہوئی ہے۔ اور اسی طرح ناول۔ گندے رسالے۔ سینما کے ٹکٹ تماشے وغیرہ کے اسباب کی خرید و فروخت شرعاً منع ہے کہ یہ تمام کھیل کی بات ہیں۔ (نور العرفان صفحہ ۶۵۶)

دوسری آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سجدہ آدم سے انکار کرنے پر فرمایا "چلا جا سو ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا۔ تو بے شک تم سب کا بدلہ بھرپور سزا کے طور پر جہنم ہے اور ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادوں کی لام باندھ لا۔ اور مالوں اور بچوں میں ان کا ساجھی ہو جا۔ اور انہیں وعدہ دے اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے"۔ (بنی اسرائیل)

شیطانی آواز کی تفسیر اس آیت کریمہ میں جس شیطانی آواز کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نکلے وہ شیطانی آواز ہے اور مفسر ابن کثیر فرماتے ہیں کہ شیطانی آواز گانا بجانا ہے۔

احادیث مبارکہ گانے بجانے کی ممانعت و مذمت میں متعدد احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔ ہم یہاں بعض کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں و باللہ التوفیق

پہلی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ گانا دلوں میں اس طرح منافقت پیدا کرتا ہے۔ جس طرح پانی سبزی اگاتا ہے۔" (جامع صغیر)

دوسری حدیث اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" گانے کی محبت دلوں میں اس طرح منافقت پیدا کرتی ہے جس طرح پانی ترگھاس اگاتا ہے"۔ (کنوز الحقائق)

تیسری حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی

اور گانے بجانے کی آواز دلوں میں اس طرح نفاق اگاتی ہیں جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے" (ردالمحتار)

چوتھی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے شراب جوئے۔ ڈھول۔ باجے اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا۔" (مشکوٰۃ شریف)

پانچویں حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دف۔ جھانجھ۔ اور بانسری کے بجانے سے منع فرمایا (جامع صغیر)

چھٹی حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ بلا شبہ اللہ نے شراب جوئے اور ڈھول کو حرام کیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ساتویں حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے ڈھول اور باجے مٹانے کا حکم دیا گیا (کنوز الحقائق)

آٹھویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" بلا شبہ اللہ نے مجھے جہانوں کی رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے ڈھول باجے بت۔ صلیب اور اور دور جہالت کی تمام ناجائز امور مٹانے کا حکم دیا اور میرے رب نے قسم کھا رکھی ہے کہ جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پی لے گا اسے اس کی مثل دوزخ سے پیپ پلاؤں گا اور جو کوئی اسے میرے خوف کی وجہ سے چھوڑے گا میں اسے پاکیزہ نالیوں سے پلاؤں گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

نویں حدیث حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ ہم گلی کے سرے پر کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور جو شخص ڈھول بلیجے لے کر ہمارے پاس سے گزرتا تھا۔ ہم اسکے ڈھول باجے پھاڑ دیا کرتے تھے۔ (نزہتہ الناظرین)

دسویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آوازیں دنیا اور آخرت

میں ملعون ہیں۔ خوشی کے وقت ڈھول باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے پیٹنے کی آواز۔ (جامع صغیر)

گیارہویں حدیث آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ باتیں اللہ کے نزدیک بہت ناپسندیدہ ہیں۔ بلا ضرورت کھانا پینا۔ نیند کے غلبہ کے بغیر سونا۔ بلا وجہ دانت نکال کر ہنسنا۔ مصیبت کے وقت بین کرنا اور خوشی کے وقت ڈھول باجے بجانا۔ (جامع صغیر)

بارہویں حدیث امام برہان الدین فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نادانی آوازوں سے منع فرمایا۔ رونے پیٹنے کی آواز اور گانا گانے والی کی آواز (ہدایہ)

تیرھویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گانے بجانے کا سننا گناہ ہے۔ گانے بجانے کی محفل میں بیٹھنا فسق ہے اور گانے بجانے سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ)

چودھویں حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مسلمان کا ہر کھیل حرام ہے سوا ان تین کے۔ اپنی بیوی سے خوش طبعی کرنا۔ اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا اور تیر اندازی کرنا (ردالمحتار)

پندرہویں حدیث ایک دفعہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جا رہے تھے۔ اچانک بانسری کی آواز سنائی دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دبالیں اور راستہ بدل لیا۔ کافی دور چلے جانے کے بعد پوچھا " کیا تجھے اس آواز کا کوئی حصہ سنائی دیتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ تب آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے باہر نکال کر فرمایا۔ ایک بار میں رسول اللہ کے ہمراہ تھا۔

آپ نے بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا۔ جیسا میں نے کہا ہے حضرت نافع فرماتے ہیں۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ یعنی اس لئے مجھے کانوں میں انگلیاں دینے کا حکم نہ دیا گیا۔" (مشکوٰۃ شریف)

سولھویں حدیث نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں بہت سی وہ قومیں ہوں گی جو خنزیر، ریشم، شراب اور ڈھول باجوں کو حلال ٹھہرائیں گی۔" جامع صغیر)

سترھویں حدیث حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دس برائیاں قوم لوط نے اختیار کیں تو وہ ہلاک ہوئی اور میری امت ان پر ایک اور برائی کا اضافہ کر دے گی۔ مردوں کا مردوں سے شہوت رانی کرنا۔ مشت زنی کرنا۔ کنکریاں مارنا۔ حمام میں کھیلنا۔ ڈھول باجے بجانا۔ داڑھی کٹانا۔ مونچھیں بڑھانا۔ سیٹیاں بجانا۔ تالیاں بجانا۔ ریشم پہننا۔ اور جس برائی کو میری امت بڑھائے گی وہ عورتوں کا ایک دوسرے سے شہوت رانی کرنا ہے۔ (جامع صغیر)

اٹھارھویں حدیث حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مال غنیمت کو دولت اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو چٹی سمجھا جائے گا۔ لادینی علوم سیکھے جائیں گے۔ ہر شخص اپنی بیوی کو فرمانبرداری اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے گا۔ اور اپنے دوست کو قریب اور اپنے باپ کو بعیدی بنائے گا، مسجدوں میں دنیوی باتیں ظاہر ہوں گی۔ قبیلہ کا سردار سب سے بُرا شخص ہو گا۔ قوم کا سردار ذلیل ترین شخص ہو گا۔ انسان کی عزت اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کی جائے گی۔ گانے بجانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے آلات ظاہر ہوں گے۔ شرابیں پی جائیں گی اور امت کا آخری حصہ اس کے ابتدائی حصہ کو بُرا بھلا

کہے گا تو اس وقت سرخ ہواؤں۔ زلزلوں، زمین میں دھنسنے۔ پتھراؤ کئے جانے اور آثار قیامت کے لگاتار واقع ہونے کا انتظار کرو۔ اس وقت آثار قیامت اس طرح پے درپے واقع ہوں گے۔ جس طرح موتیوں کی رسی ٹوٹ جانے پر موتی پے در پے گرنے لگتے ہیں۔“ (جامع صغیر)

انیسویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں وہ لوگ ہوں گے جو شراب پئیں گے اور اس کا نام دوسرا رکھیں گے۔ ان کے سروں پر باجے گاجے ہوں گے تو اللہ تعالےٰ ان کو زمین میں دھنسائے گا۔ اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور سئور بنائے گا (جامع صغیر)

بیسویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری امت میں زمین میں دھنسنا اور شکلیں بدلنا واقع ہوگا۔ جب گانا گانے والی عورتیں اور باجے ظاہر ہونگے ترمذی شریف (از مسئلہ المزامیر ص ۴۴)

اکیسویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”آخر زمانے میں اس امت کے کچھ لوگ مسخ کر کے سئور اور بندر بنا دیئے جائیں گے۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ کیا یہ لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور وہ روزہ رکھیں گے۔ حج کریں گے اور نمازیں پڑھیں گے۔ لوگوں نے پوچھا پھر وہ کیوں مسخ کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ باجے اور گانے والی عورتوں کو رکھیں گے (مسئلہ المزامیر)

بائیسویں حدیث سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو اور مزامیر

اور باطل سے بچائے رکھتے تھے تاکہ میں ان کو اپنی حمد و ثنا سناؤں۔ اور انہیں خبر دوں کہ نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔ (قرۃ العیون لابی اللیث سمرقندی)

تئیسویں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے مزامیر (باجے) باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالے لیلۃ القدر میں مزامیر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا (قرۃ العیون)

چوبیسویں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجا بجانے والے اور اس کے سننے والے دونوں لعنتی ہیں۔ تو جس نے دنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنت کے گانے کبھی نہ سنے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے" (قرۃ العیون)

مسلمانو! یہ ہیں ڈھول باجوں اور گانے بجانے کے متعلق اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات۔ اگر آپ کو اپنی دنیا و عاقبت کی بہتری مقصود ہے تو ان شیطانی کاموں سے اجتناب کریں۔ اللہ تعالے ہم سب کو لغویات سے بچے رہنے کی توفیق بخشے آمین

اب ہم فقہائے کرام کے ارشادات پیش کرتے ہیں تاکہ اس مسئلہ پر مزید روشنی پڑ جائے وباللہ التوفیق۔

امام یوسف توقادی کا ارشاد لہو و لعب مثلاً ڈھول باجے کی آواز کا سننا حرام ہے اور اگر اچانک ان کی آواز کان میں پڑے تو اس میں گناہ نہیں (ھدیۃ المھدیین ص ۴۵)

ملا علی قاری کا ارشاد کتاب شرح السنہ میں ہے کہ ڈھول باجے۔ سارنگی اور دیگر تمام آلات لہو و لعب کی حرمت پر علمائے امت کا اتفاق ہے اور فتاوی قاضی خان میں ہے کہ گانے بجانے کی آواز جیسے باجے وغیرہ کی آواز کا سننا حرام اور

اور گناہ ہے اور اگر کوئی شخص اسے اچانک سن لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ مگر اس پر واجب ہے کہ وہ اسے نہ سننے کی پوری کوشش کرے کیونکہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں دبالیں۔ اور اُن عربی اشعار کا سننا جن میں حرام۔ شراب اور حسین بچوں کے تذکرے ہوں۔ مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ بے حیائیوں کا ذکر ہے۔ (مرقاۃ)

علامہ شامی کا ارشاد ہر ایک لہو ولعب مکروہ تحریمی ہے۔ اور اس کا اطلاق نفسِ فعل اور اس کے سننے ہر دو کو شامل ہے۔ مثلاً ناچنا۔ مسخری کرنا۔ تالی بجانا۔ ایک تارہ۔ دو تارہ۔ سارنگی۔ چنگ۔ جھانجھ۔ بانسری اور بگل وغیرہا کا بجانا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ یہ کفار کے فعل ہیں۔ اور ڈھول باجے وغیرہ کا سننا حرام ہے اور اگر اچانک سن لے تو معذور ہے اور اُس پر لازم ہے کہ وہ حتی الوسع اسے نہ سنے (ردّالمحتار علی الدرّالمختار)

اعلیٰ حضرت کے فتوے اعلیٰ حضرت سے عرض کیا گیا "حضور نوشہ کا وقتِ نکاح سہرا باندھنا نیز باجے گاجے سے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا، شرعاً کیا حکم رکھتا ہے" تو آپ نے ارشاد فرمایا "خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے۔ اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں (ملفوظات جلد اول صہ ۴۹)

۲۔ آپ سے عرض کیا گیا "شادی میں دف یا نوبت بجانا درست ہے یا نہیں" تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔ "دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جھانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں

اور نہ لہو و لعب کے طور پر بجایا جائے بلکہ اعلانِ نکاح کی نیت ہو۔
(عرفان شریعت صہ۱۳)

۳۔ اور مزامیر کے ساتھ قوالی کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"باجوں کی حرمت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ازاں جملہ اجل و اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو عورتوں کی شرم گاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔" بعض جہال بدمست یا نیم ملا شہوت پرست یا جھوٹے صوفی بادئیدست کہ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقع یا متشابہ پیش کرتے ہیں۔ انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف۔ متعین کے آگے محتمل۔ محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول کہاں حکایت فعل پھر کجا محرم کجا مبیح ہر طرح یہی واجب العمل ہے۔ اسی کو ترجیح مگر ہوس پرستی کا علاج کس کے پاس ہے کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے اقرار لاتے۔ یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالیں اور الزام بھی ٹالیں اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں۔" (احکام شریعت صہ۶۳)

صدر الشریعہ کے ارشادات " اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام ہے پھر عورتوں کا گانا مزید براں۔ عورت کی آواز نامحرموں تک پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں۔ گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب

جاتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں۔ گویا ان کے نزدیک گانا بجانا کوئی عیب نہیں۔ کتنی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں سمجھتیں۔ نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کا ایسے پڑھنا یا سننا کسی حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا۔ اور ان کے اخلاق و عادات پر کہاں تک اس کا اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو۔ اور ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ ناچ ڈھول باجے آتش بازی حرام ہیں۔ کون ان کی حرمت سے واقف نہیں۔ مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو ان کے نزدیک گویا شادی ہی نہ ہوئی ہو بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات نہ ہوں تو وہ اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے اور دوسرا مال ضائع کرنا ہے اور تیسرا تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب بنتا ہے اور سب کے مجموعے کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ ہے۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جل جاتے ہیں اور کبھی کسی کا مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے۔ کوئی جل جاتا ہے۔ ناچ میں جن فواحش اور بدکاریوں اور مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں ایسی ہی مجلسوں میں اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں۔ شادی میں ناچ گانے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت کے وقت یہ طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہو گا۔ ورنہ ہم شادی نہ کریں گے

لڑکی والا یہ خیال نہیں کرتا کہ روپیہ پیسہ بیجا خرچ نہ ہوا تو اسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کرلیا۔ مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اس کے بیٹھنے کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ رہا ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اس کا سلسلہ دراز نہ ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی یہ شادی ہوئی اعلان جنگ ہوا۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی ہے مگر حد سے گزر جانا اور حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ ولیمہ سنت ہے۔ بہ نیت اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیمہ کرو۔ خویش واقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے بچے۔ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے" (بہار شریعت جلد۷ صد۹۵)

مسئلہ ناچنا تالی بجانا۔ ستار۔ ایک تارہ۔ دو تارہ، ہارمونیم چنگ، طنبورہ بجانا۔ اسی طرح دوسری قسم کے باجے ناجائز ہیں ۔۔

(بہار شریعت ج۔۱۴ صد ۱۳۱)

مسئلہ عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں۔ اس میں جھانجے نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔

(بہار شریعت ج ۱۶ صد۱۳)

مسئلہ دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں

گانا بجانا لہو ولعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔ اور اگر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں تو پھر اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس چلا آئے۔ اور اگر مکان کے دوسرے حصہ میں ہیں اور جس جگہ کھانا کھایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اس کی قدرت اسے نہ ہو تو صبر کرے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو۔ اور اگر وہ مقتدا و پیشوا ہو مثلاً علماء و مشائخ یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مقتدا ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں۔ اگرچہ خاص اُس حصۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں" (بہار شریعت صنہ۳ جلد شانزدہم)

حکیم الامت کے ارشادات حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی فرماتے ہیں" اعلان نکاح کے لئے وقت نکاح دف ونقارہ وغیرہ کوٹنا پیٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ لہو ولعب سے خالی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: " حلال وحرام کے مابین فرق کرنے والی چیز آواز اور دف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" اس نکاح کا اعلان کرو۔ اور نکاح مسجدمیں کرو اور نکاح پر دف بجاؤ" ردالمحتار میں امام حسن سے مروی ہے کہ شادی میں مشہوری

پیدا کرنے کے لئے دف بجانے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز اسی کتاب
میں ہے۔ شادی کے موقع پر دف بجانے میں علماء کا اختلاف ہے
اور اسی طرح انہوں نے شادی اور ولیمہ میں گانا گانے میں بھی اختلاف کیا
سو بعض علماء نے دف بجانے میں عدم کراہیت کا قول کیا ہے۔ غرضیکہ
بکثرت احادیث و تصریحات فقہاء سے اعلان نکاح کے لئے دف
پیٹنا جائز ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس شرط سے کہ اس سے لہو و لعب
مقصود نہ ہو صرف اعلان نکاح کا مقصد ہو۔ لہذا شرط یہ ہے کہ دف
جھانج سے خالی ہو اور اس کو باقاعدہ گت کے ساتھ نہ بجایا جائے
صرف لکڑی وغیرہ سے بلا لحاظ گت پیٹ دیا جائے۔ فتاوی عالمگیری
باب الکراہیۃ میں ہے۔ امام ابو یوسف سے پوچھا گیا۔ آیا آپ شادی کے
علاوہ دف بجانا مثلاً عورت اپنے بچے کو بہلانے کے لئے دف بجائے
تو آپ اسے مکروہ جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اسے مکروہ نہیں
جانتا۔ ہاں جو دف لہو و لعب کے لئے بجایا جائے میں اسے مکروہ
سمجھتا ہوں"۔ شامی میں ہے۔ "اعلان نکاح کے لئے دف بجانے میں
حرج نہیں اور فتاوی سراجیہ میں ہے یہ اس وقت ہے جبکہ دف
میں جھانج نہ ہوں اور اسے سُر سے نہ بجایا جائے۔ اور فتاوی ذخیرہ
میں ہے"۔ شادی میں دف بجانا مختلف فیہ ہے اور اختلاف کا محل یہ ہے
کہ اس میں جھانج نہ ہوں ورنہ مکروہ ہے۔ شرح مشکوٰۃ میں حدیث بضرب
بالدف کے تحت فرمایا۔ ان بچیوں کے دف میں جھانج نہ تھا۔ اس حدیث

ہیں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ نکاح اور رخصتی کے وقت دف بجانا جائز ہے جبکہ مقصود اعلان نکاح ہو۔ اور اگر دف کے ساتھ جھانج ہوں تو یہ بالاتفاق مکروہ ہونا چاہیئے" اسی لئے باجوں کی حرمت بیان کرتے وقت فقہاء مزامیر یا ملاہی کا لفظ استعمال کرتے ہیں درمختار میں ہے" ملاہی کی آواز سننا حرام ہے" اور اسی میں ہے" ملاہی کا سننا گناہ ہے اور ملاہی کے پاس بیٹھنا فسق ہے" اور اس موقع پر صرف دف کا اطلاق نہیں فرماتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گت کے ساتھ دف بجانا لہو کی نیت سے ملاہی میں داخل ہو کر حرام ہے۔ اور بغیر گت اعلان کے لئے دف وغیرہ پیٹنا جائز ہے۔ اسی طریقہ سے احادیث مخالفت مزامیر اور اعلان بالدف وغیرہ کے جائز ہونے میں تطبیق کی جائے گی۔ شامی میں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ لہو ولعب کے آلات بنفسہا حرام نہیں ہیں بلکہ ان کے سبب سے جو لہو ولعب مقصود ہوتا ہے وہ حرام ہے۔ بھلا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ بعینہا انہی آلات کا بجانا بعض دفعہ حلال ہوتا ہے اور بعض دفعہ حرام بسبب نیت اور مقاصد کے اختلاف کے"۔

یہ ہیں فقہائے امت کے ارشادات۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور فقہائے امت کی ہدایات پر عمل کریں اور شیطانی راستہ سے اجتناب کریں

۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ